www.KitaboSunnat.com

تجزیۂ افکار

مولانا عزیز زبیدی وار برٹن

امام شوکانیؒ اور مسئلہ غنا!

ایک عجیب جعل سازی

ادارہ ثقافتِ اسلامیہ لاہور کے بیشتر اہلِ قلم ارکان حلّتِ سماع کی طرف مائل ہیں اور اس مضمون پر انہوں نے خاصی محنت کر کے عوام کو مطمئن کرنے کی کوشش فرمائی ہے کہ سماع کا ذوق قابلِ قدر ہے، باذوق لوگ موسیقی کی دل نواز تانوں سے لطف اندوز ہونا چاہیں تو ضمیر کی خلش سے آزاد ہو کر محظوظ ہو سکتے ہیں۔ ان دوستوں کے تعامل سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ وہ اس امر کے بھی قائل ہیں کہ سیاست کی طرح دین کو بھی عوامی ہونا چاہیے یعنی عوام کا رہنما نہیں، ان کی خواہشات کے تابع ہونا چاہیے، اس لیے یہ نیم سرکاری ادارے "دین" کو دلچسپ، معشوق اور مرغوب بنانے کے لیے متداول ثقافتی غازے اور کاجل پیش فرماتے رہتے ہیں گویا کہ ایمان داعیہ قلب نہیں، نفس و ہوٰی کا کوئی شکار ہے ــــــــــ انا للہ!

ادارہ ثقافتِ اسلامیہ لاہور نے مختلف اوقات میں "موسیقی" کو اسلامی ثقافت بنانے کے لیے جتنا کچھ کیا ہے وہ ان کی مطبوعات کے مطالعہ سے بالکل واضح ہے۔ اس وقت اس ادارے کا "المعارف" (بابت ماہ جولائی) ہمارے سامنے رکھا ہے۔ اس میں "امام شوکانیؒ اور مسئلہ غنا" کے عنوان سے سماع کے بارے میں امام شوکانیؒ کے نقطہ نظر پیش کرنے کا اعلان کر کے در اصل وہ اپنی بات امام شوکانی کے طویل اقتباس سے اگلوانے کی ایک عجیب چال چلے ہیں، جس کی ایک اہلِ قلم سے توقع نہ تھی۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے:

سماع کے موضوع پر حضرت امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک خاص رسالہ تحریر کیا ہے اور نیل الاوطار میں بھی اس سے بحث کی ہے اور باب ماجاء فی اٰلۃ اللھو میں جانبین کے دلائل سے بحث کر کے آخر میں "محاکمہ" بھی کیا ہے، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ:

> "اگر سماع حرام نہ ہو تو مشتبہ ضرور ہے جس سے مومن (حرام کی طرح) ہی بچتا ہے۔"
>
> (نیل الاوطار باب ماجاء فی اٰلۃ اللھو ص ۸۴)

معاصر "المعارف" کے جناب پھلواروی صاحب (جنہوں نے ہر اسلام دشمن موضوع" کو دل نواز بنانے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا ٹھیکہ لے رکھا ہے، امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ کے مندرجہ بالا محاکمہ کے اثرات کو غلط کرنے کے لیے بالکل ایک نئی چال چلے ہیں یعنی امام موصوف کے اس تبصرہ اور محاکمہ کو جو سارے مضمون اور باب کے آخر میں درج ہے، بین السطور کرکے اس کی اہمیت کو غارت کرنے کی کوشش کی ہے تاکہ امام صاحبؒ کے نام پر کچھ معصوم ذہنوں کو شکار کیا جا سکے۔ افسوس تو یہ ہے کہ پھلواروی صاحب نے مضمون کے شروع میں جو بات کہی ہے اس کے آخر میں خود ہی اس کو پی گئے ہیں۔ شروع میں یہ بات کہی ہے کہ:

"اسی مضمون کو انہوں (یعنی امام شوکانیؒ) نے اپنی شہرۂ آفاق کتاب نیل الاوطار من اسرار منتقی الاخبار کے جزء ہفتم (جزء ہشتم ہے ہفتم نہیں ہے، شاید کاتب سے سہو ہوگیا ہو) میں بھی دہرایا ہے جو پوری کتاب کا صرف ایک باب ہے یعنی "باب ما جاء فی آلۃ اللھو"...... بہرکیف ہم اس باب کا ترجمہ ہدیۂ ناظرین کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔" (المعارف جولائی ۲۲-۲۳)

مندرجہ بالا سطور سے واضح ہوتا ہے کہ پھلواروی صاحب صرف "باب ما جاء فی آلۃ اللھو" کا ترجمہ پیش کریں گے مگر ان کو اس میں مشکل یہ پیش آگئی ہے کہ مضمون اور باب کے آخر میں حضرت امام شوکانیؒ کا جاندار تبصرہ اور محاکمہ آگیا، جو ثقافتی احباب کے منصوبے کے خلاف پڑتا ہے اس لیے انہوں نے اس کو گول مول کرنے کے لیے یہ سکیم بنائی کہ اس باب کے بعد جو باب ہے اس کا ترجمہ بھی اس سے جوڑ دیا جائے تاکہ امام صاحبؒ کا تبصرہ اور محاکمہ "بین السطور" ہو جائے ——— اور بعد کے باب میں امام صاحبؒ نے بعض استثنائی صورتوں سے متعلقہ ایک حدیث پر جو روشنی ڈالی ہے، اس کا استحصال کیا جائے تاکہ "تبصرہ" اور "محاکمہ" کے ممکن اثرات سے کسی طرح پیچھا چھڑایا جا سکے۔ ہمارے نزدیک پھلواروی صاحب کی یہ جعل سازی صحافتی دیانتداری کے بالکل خلاف ہے اور موصوف سے جو ہمیں حسن ظن ہے، اس کو بھی کافی نقصان پہنچا ہے بلکہ انہوں نے اصل محاکمہ کو "بین السطور" کرکے اس سے صرفِ نظر کرنے کے امکانات پیدا کرنے کی جو سعی فرمائی ہے، اس کو کوئی بھی اہلِ علم بنظرِ استحسان نہیں دیکھے گا۔

مضمون اور تبصرہ کے اخیر میں اپنے خصوصی اغراض کے لیے انہوں نے جس باب کے اضافے سے "المدد" کی درخواست کی ہے۔ دراصل وہ بات ان کے لیے مفید مطلب نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ مسئلہ یہ ہے کہ اصل میں سماع حرام ہے مگر بعض استثنائی صورتیں ایسی بھی ہیں جو بے ضرر ہونے کی وجہ سے جائز ہو سکتی ہیں لیکن ان بعض استثنائی صورتوں کو پوری حرام موسیقی کے لیے وجہِ جواز بنانا ایک "حیلۂ پرویزی" ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فاضل پھلواروی نے حضرت امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک کتاب "ابطال دعوت الاجماع علی تحریم مطلق السماع" کا ذکر چھیڑ کر یہ تاثر دینے کی کوشش فرمائی ہے کہ حضرت الامام کے نزدیک سماع حرام نہیں ہے۔ "حرام نہیں ہے" کے یہ معنے پیدا کرنے کی سعی کی کہ جائز ہے اور یہ ثقافتی احباب یہی چاہتے ہیں۔ دراصل اس کتاب کے نام کو بھی انہوں نے "مغالطۂ ادبی" کے لیے ہی استعمال کیا ہے، ورنہ بات وہ نہیں ہے جس کو وہ نمایاں کرنا چاہتے ہیں۔ امام موصوف نے "ثقافتی کرم فرماؤں" کی طرح سماع کو "حلال طیب اور رمزی" نہیں کہا بلکہ بات یہ سمجھائی ہے کہ سماع کی بعض بے ضرر استثنائی صورتیں بھی ہیں جن کی وجہ سے سب کو بالکل حرام کہنا احتیاط کے خلاف ہے، ہاں ان استثنائی صورتوں کے باوجود یہ سارا کھیل مشتبہ ضرور ہے اور جو مشتبہ امور ہوتے ہیں ان کے متعلق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ ارشاد ہے کہ:

"ان کے نزدیک بھی نہ پھٹکو"

محاکمہ کی اصل عبارت یہ ہے:

واذا تقرر جمیع ما حررناہ من حجج الفریقین فلا یخفی علی الناظر ان محل النزاع اذا خرج عن دائرۃ الحرام لم یخرج عن دائرۃ الاشتباہ والمؤمنون وقافون عند الشبہات کما صرح بہ الحدیث الصحیح ومن ترکہا فقد استبرأ لعرضہ ودینہ ومن حام حول الحمی یوشک ان یوقع فیہ الخ (نیل الاوطار ص ۸۷)

خود پھلواروی صاحب کے الفاظ میں اس عبارت کا ترجمہ یہ ہے:

"ہم نے دونوں فریقوں کے جو دلائل نقل کیے ہیں ان پر نظر رکھنے والا اس نتیجے پر پہنچے گا کہ محل نزاع (گانا، بجانا) اگر حرام کے دائرے سے باہر ہو جائے تو اشتباہ کے دائرے سے باہر نہیں جاتا اور اہل ایمان شبہات کے موقع پر رک جاتے ہیں جیسا کہ حدیث صحیح میں آیا ہے کہ من ترکہا الخ ...... (یعنی جو مشتبہات کو ترک کر دے وہ اپنی آبرو اور اپنے دین کو بچا لیتا ہے اور جو ممنوعہ علاقے کے گرد چکر لگاتا ہے اس کے لیے اس میں جا پڑنے کا قریبی امکان ہے" (المعارف جولائی ص ۴۷)

فلا یخفی علی الناظر کا ترجمہ بھی اپنے مطلب کا کیا ہے، یعنی ان پر نظر رکھنے والا اس نتیجے پر پہنچیگا

(المعارف ص ۴۷)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ